

امریکی

نظامِ تعلیم کے زیرِ بحث موضوعات

ڈیمین اسمتھ

تعلیم سے متعلق کون سے اہم مسائل زیرِ بحث ہوتے ہیں؟
نصایات:

• صدر جارج ڈبلیو بوش کا ”کوئی بچہ پیچھے نہ رہے ایکٹ“ مرکز توجہ رہا ہے خصوصاً حالیہ انتخاب کے دوران۔ مختصر آس قانون کا مطلب یہ ہے کہ مقامی اسکولی اضلاع کو بچوں کی کارکردگی کا ذمہ دار بنایا جائے اور والدین کے لیے اپنے بچوں کی تعلیم کے لیے اسکول کے انتخاب میں زیادہ چمک پیدا کی جائے۔

• امریکہ اب بھی تارکین وطن پر مشتمل ایک ملک ہے۔ بیرون ملک پیدا ہونے والوں کی تعداد امریکی آبادی میں ۱۲ فیصد ہے اور ان میں سے بیشتر انگریزی نہیں بولتے (بیشتر ہسپانوی اور مینڈیرین، ریگا لوگ، فرانسیسی، ویٹنامی اور کئی دوسری زبانیں بھی بولتے ہیں)۔ بعض گروپ ڈولسانی تعلیم پر اصرار کرتے ہیں لیکن اکثر و بیشتر اسکولی اضلاع ہسپانوی بولنے والے طلبہ کو کھانوی زبان کے طور پر انگریزی نصاب پڑھاتے ہیں۔

• ایک اور مسئلہ جنسی تعلیم کا ہے۔ اسکولی نصاب کے معاملے میں اس مسئلہ پر بھی بڑی بحث ہوتی ہے۔ بیشتر اضلاع میں یہ کسی نہ کسی طور پر داخل نصاب ہے لیکن بہت کافی بحث ان لوگوں کے درمیان ہے جو صحت کے اسباب کے مد نظر اس تعلیم کی ضرورت سمجھتے ہیں اور وہ جن کا کہنا ہے کہ یہ تعلیم گھر پر ہی ہونی چاہئے۔

اوپر: نیویارک کے غیر سرکاری ایلن کرسچن اسکول کے چوتھی کلاس کے طلبہ کوٹر میں جیت کے بعد خوشیاں مناتے ہوئے۔

دائیں: ۵ سالہ ہوئے این گوٹن کیلی فورنیا کے ایک اسکول میں انگریزی سیکھتا ہوا اسٹیڈ کے ووتروں نے ۱۹۹۸ میں ذوالسانی تعلیم کو اسکے اضافی مالی بوجھ کی وجہ سے بند کرنے کا پروپوزیشن پاس کیا۔ لیکن کچھ علاقوں میں والدین نے اپنے بچوں کو ذوالسانی کلاس روموں میں رکھنے کی درخواست کی۔

کرتے ہیں جسے کے۔ ۱۲ تعلیم بھی کہتے ہیں۔ مختصر یہ کہ امریکی تعلیمی نظام اس مفروضے پر مبنی ہے کہ تعلیم ہر کسی میں کامیابی کی صلاحیت پیدا کرتی ہے۔

امریکہ میں قومی ملکیت کا تعلیمی نظام نہیں ہے اور نہ ہی کوئی قومی نصاب ہے۔ اس لئے بچوں کو تعلیم دینے کے مسئلہ پر ماں باپ کے علاوہ ووتروں کے خیالات کا اثر ہوتا ہے۔ وہ امریکی اسکولوں کو فنڈ فراہم کرنے کے لئے مقامی ٹیکس لگانے کی حمایت اور مخالفت کر سکتے ہیں۔ وہ مقامی اسکول بورڈ، اور ریاست، شہر اور ملک کے حکام کا بھی انتخاب کرتے ہیں جو یہ طے کرتے ہیں کہ فنڈ کس طرح خرچ کیا جائے اور نصاب، لباس اور اخلاقیات کا پیمانہ کیا ہو۔ بیشتر اسکولوں میں والدین، اساتذہ اور کبھی کبھی طلبہ پر مشتمل تنظیمیں اپنے اپنے اسکولوں کی بہتری کے لئے کام کرتی ہیں۔

تعلیم کا مسئلہ بیشتر امریکیوں کے خیال میں اہم ترین سیاسی مسئلوں میں سے ایک ہے۔ اپنے بچوں کو کیسے تعلیم دیں امریکی شہریوں کے لیے اس سے زیادہ ذاتی اور متنازعہ شاید ہی کوئی اور مسئلہ ہو۔ مقامی انتخابات سے لے کر وفاقی انتخابات تک سارے انتخابات کے دوران ہمیشہ تعلیم ایک ایسا موضوع ہوا کرتا ہے جس پر بڑی گرم بحثیں ہوتی ہیں اور امریکیوں کے ووٹ دینے کے فیصلے پر اثر انداز ہونے والے اہم ترین موضوعات میں سے ایک ہوتا ہے۔

مراعات کے طور پر نہیں بلکہ استحقاق کے طور پر سارے شہریوں کو اعلیٰ درجے کی سرکاری طور پر تعلیم دینے کا امریکہ پابند ہے۔ اکثر و بیشتر بچے (سرکاری فنڈ سے چلنے والے) پبلک اسکولوں میں کنڈرگارٹن سے لے کر ہائی اسکول تک تعلیم حاصل



توجہ بہادر سہارا کے لیے ایڈیٹور ڈیمین اسمتھ

امریکہ میں اسکول کے درجات

بچوں کو پہلے سال اسکول بھیجنے کے لئے لازمی عمر ۵ یا ۶ سال ہے۔ اس کے بعد اسکول میں انہیں سالانہ درجات کی بنا پر کلاسوں میں رکھا جاتا ہے جو پہلی سے بارہویں تک ہوتی ہیں۔ جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ وہ کس گریڈ میں پڑھتے ہیں تو ایک امریکی بچہ گریڈوں کہنے کے بجائے فرسٹ گریڈ کہنا زیادہ پسند کرتا ہے۔ عمر اور درجات کا یہ سسٹم امریکی ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن کے بھی سرکاری و پرائیویٹ اسکولوں میں پایا جاتا ہے۔ ملک بھر میں متوجع ہو سکتا ہے۔

لیول / گریڈ	مثالی عمر
پری اسکول	
ہیڈ اسٹارٹ کی طرح تجویز کردہ متعدد اوپنشنل پروگرام	۶ سال سے کم
پری کنڈرگارٹن	۵.۴
کنڈرگارٹن	۶.۵
ایلی میٹری اسکول	
پہلی گریڈ	۷.۶
دوسری گریڈ	۸.۷
تیسری گریڈ	۹.۸
چوتھی گریڈ	۱۰.۹
مڈل اسکول	
پانچویں گریڈ	۱۱.۱۰
چھٹی گریڈ	۱۲.۱۱
ساتویں گریڈ	۱۳.۱۲
اٹھویں گریڈ	۱۴.۱۳
ہائی اسکول	
نویں گریڈ (فریش مین)	۱۵.۱۳
دسویں گریڈ (سوفومور)	۱۶.۱۵
گیارہویں گریڈ (جونیئر)	۱۷.۱۶
بارہویں گریڈ (سینئر)	۱۸.۱۷
پوسٹ سکندری ایجوکیشن	
کالج یا یونیورسٹی	عمر میں عام طور سے چار سال تک کا فرق ہوتا ہے جسے فریش مین سوفومور، جونیئر اور سینئر سالوں کے نام سے جانا جاتا ہے
ووکیشنل اسکول	عمر میں مختلف
پوسٹ گریجویٹ	عمر میں مختلف
کام کرنے والوں کے لئے نائٹ اسکول	عمر میں مختلف

یونیورسٹی کی پینڈنٹ اسکولنگ کے لئے ایڈمیشن

• ایک اور اختلافی موضوع ارتقا کو سائنس کے کلاسوں میں شامل کرنے کا ہے۔ بعض مذہبی گروپوں کا خیال ہے کہ طلبہ کو تخلیق کے پس منظر سے روشناس کرانا چاہئے یا بالکل نہیں۔ یہ مسئلہ ۱۹۹۹ میں قومی سطح پر اس وقت ابھرا جب ریاست کنساس کے اسکول بورڈ نے ارتقا کے سوال کو ریاست میں شست سے خارج کر دیا چنانچہ بہتر سے ٹیچروں نے اس مضمون کو پڑھا یا ہی نہیں۔

• مزید برآں اس سوال پر بعض عدالتوں کی رائے طلب کی گئی کہ آیا ملک کے آئین میں ٹین کمانڈمنٹس کو لگانے اور اسکولوں میں عبادت کی اجازت دی گئی ہے یا نہیں اور مذہبی یا مذہب کی بنیاد پر قائم اسکول گروپوں جیسے کہ رضا کار تنظیموں کے لئے فنڈ کی فراہمی کی آئینی اجازت ہے یا نہیں۔

فنڈ کی فراہمی:

”کوئی بچہ پیچھے نہ رہ جائے ایکٹ“ ریاستوں اور مقامی اضلاع کے لیے وفاقی فنڈ کی فراہمی پر کتنا اثر انداز ہو سکتا ہے اس پر بحث کے علاوہ اس سوال پر بھی بحثیں جاری ہیں کہ پبلک اسکولوں کے لیے رقم کون ادا کرے۔ بعض ٹیکس دہندگان جن کے بچے پرائیویٹ اسکولوں میں پڑھتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ جس تعلیمی نظام سے وہ استفادہ نہیں کرتے اس کے لیے رقم کی ادائیگی ان کے ساتھ نا انصافی ہے لیکن ٹیکس کے حامیوں کا کہنا ہے کہ تعلیم عامہ کے لیے صرف اسکول جانے والے بچوں کے والدین ہی نہیں بلکہ ہر کوئی پر اپنی ٹیکس ادا کرتا ہے۔ دراصل اس کے بغیر اسکولوں کے پاس اتنی رقم نہیں رہے گی کہ وہ اسکول چلا سکیں۔ ان کی دلیل ہے کہ پبلک اسکول سسٹم کے بہتر سے فائدے ہیں جیسے کہ بہتر تعلیم یافتہ اور باہر راءے دہندگان اور زیادہ صلاحیت رکھنے والے کارکن تیار کرنا اور سب کے لیے معیار زندگی بہتر بنانا اور یہی اس وقت ہو سکتا ہے جب پیشتر شہریوں کو معقول تربیت دی جائے اور وہ اہم مسائل کو سمجھنے کے اہل ہوں۔

امریکی تعلیمی نظام کا ارتقا کس طرح ہوا؟

امریکی پبلک اسکول روایتی طور پر امریکی کلچر میں ضم کیے جانے

کینڈنکی، لیکننگٹن میں بوکر ٹی واشنگٹن یونیورسٹی کی پیرنٹ نیچر ایسوسی ایشن کی صدر، جیسیکا بیرری (باتیں) اپنی پانچ سالہ بیٹی ایلیسا جونسن کے ساتھ کچھ وقت گزارنے کے لئے اس کے اسکول میں۔

کوٹھڑا رکھتے ہیں جو کہ ایک ایسی قوم کا اہم اور لازمی پہلو ہے جس کی دنیا بھر کے تارکین وطن سے تشکیل ہوئی ہے۔

۱۸ویں اور ۱۹ویں صدی سے اب تک ملک ایک طویل فاصلہ طے کر چکا ہے۔ ۱۸۷۰ میں صرف دو فیصد امریکی بچے ہائی اسکول سے نکل کر گریجویٹ ہوئے تھے۔ ۱۹۰۰ تک ۳۱ پاستوں نے ۱۳ سال کی عمر تک اسکول میں بچوں کی تعلیم لازمی قرار دے دی۔ تعلیم کے طریقے بھی بدل گئے ہیں۔ سبق کو زور زور سے پڑھنا تعلیم میں شامل تھا اور رنائی پر بڑا زور تھا۔ غلط جواب دینے پر طلبہ کی پٹائی بھی کسی زمانے میں عام تھی لیکن اب خلاف قانون اور ناقابل برداشت ہے۔ امریکہ میں اعلیٰ تعلیم کا آغاز ۱۶۰۰ کے برسوں میں ہوا۔ ابتدائی دور میں پیشتر کالج اور یونیورسٹیاں کلیسا کے پادریوں کی تعلیم و تربیت کے لیے قائم کی گئی تھیں ان میں سے بہتری اب بھی جاری ہیں اور سب کو آرٹ کے عام مضامین کی تعلیم دیتی ہیں۔ ۱۸۸۰ اور ۱۸۸۵ کے درمیان امریکہ میں ۱۵۰ سے زیادہ نئے کالج اور یونیورسٹیاں قائم کی گئیں۔ اعلیٰ تعلیم کے فروغ کے لیے وفاقی حکومت نے ایک دلچسپ پروگرام شروع کیا، وہ لینڈ گرانٹ پروگرام تھا، جو ۱۸۰۰ کے برسوں میں شروع کیا گیا تھا۔ اس پروگرام کے مطابق وفاقی حکومت ہر ریاست کو ۱۲۱۳۰ ہیکٹر زمین اس شرط پر دیتی تھی کہ اس زمین یا اس کی فروخت سے ہونے والی آمدنی کو یونیورسٹیاں قائم کرنے کے لیے استعمال کرے گی۔ کیلی فورنیا یونیورسٹی، ورجینیا ٹیک اور کنساس اے اینڈ ایم اس پروگرام کے تحت قائم ہونے والے اعلیٰ تعلیمی نظام کی مثالیں ہیں۔

بچوں کو کیسے تعلیم دی جائے یہ فیصلہ کون کرتا ہے؟

وفاقی محکمہ تعلیم تو ہے لیکن اسکول بورڈوں اور ریاستی حکومتوں کے مقابلے میں تعلیمی پالیسی کے متعلق اس کا کردار بہت معمولی ہوتا ہے۔ دراصل محکمہ تعلیم کا بیس کی سطح کے حکاموں میں سب سے چھوٹا ہے جس میں صرف ۴۲۰۰ کارکن ہیں۔ مقامی اسکول بورڈوں میں عام طور سے وہ لوگ جاتے ہیں جو سرکاری دفتر میں کام کے خواہشمند ہوتے ہیں کیونکہ یہ زیادہ نمایاں ہوتے ہیں اور ایسے اہم مسئلہ پر ان کا کنٹرول ہوتا ہے۔

تعلیم کے متعلق غیر مرکزی طرز عمل کے اثرات اس ملک کی ابتدا



مزید معلومات کے لئے:

کوئی بچہ پیچھے نہ رہ جائے

<http://www.ed.gov/nclb/landing.jhtml?src=pb>

امریکہ میں پبلک ایجوکیشن

http://encarta.msn.com/encyclopedia/761571494/public_education_in_the_united_states.html

مذہبی علامات کا ڈسپلے

<http://www.house.leg.state.mn.us/hrd/issinfo/classrelysm.htm>

نیں کمانڈمینٹس ڈیفینس ایکٹ آف ۲۰۰۳

<http://thomas.loc.gov/cgi-bin/query/z?c106:H.R.2045>



جارج ڈبلیو بوش اور خاتون اول لارا بوش ستمبر ۲۰۰۷ء میں "کوئی بچہ پیچھے نہ رہ جائے" پروگرام کو پروموت کرنے کے لئے نیو یارک پبلک اسکول ۷۶ میں چوتھی اور پانچویں کلاس کے بچوں کے ساتھ۔

صدر جارج ڈبلیو بوش اور خاتون اول لارا بوش ستمبر ۲۰۰۷ء میں "کوئی بچہ پیچھے نہ رہ جائے" پروگرام کو پروموت کرنے کے لئے نیو یارک پبلک اسکول ۷۶ میں چوتھی اور پانچویں کلاس کے بچوں کے ساتھ۔

صدر جارج ڈبلیو بوش اور خاتون اول لارا بوش ستمبر ۲۰۰۷ء میں "کوئی بچہ پیچھے نہ رہ جائے" پروگرام کو پروموت کرنے کے لئے نیو یارک پبلک اسکول ۷۶ میں چوتھی اور پانچویں کلاس کے بچوں کے ساتھ۔

صدر جارج ڈبلیو بوش اور خاتون اول لارا بوش ستمبر ۲۰۰۷ء میں "کوئی بچہ پیچھے نہ رہ جائے" پروگرام کو پروموت کرنے کے لئے نیو یارک پبلک اسکول ۷۶ میں چوتھی اور پانچویں کلاس کے بچوں کے ساتھ۔

صدر جارج ڈبلیو بوش اور خاتون اول لارا بوش ستمبر ۲۰۰۷ء میں "کوئی بچہ پیچھے نہ رہ جائے" پروگرام کو پروموت کرنے کے لئے نیو یارک پبلک اسکول ۷۶ میں چوتھی اور پانچویں کلاس کے بچوں کے ساتھ۔

دے سکتے ہیں اس کو "ہوم اسکولنگ" کہا جاتا ہے۔ اکثر و بیشتر طلبہ کا مقصد ہائی اسکول ڈپلوما حاصل کرنا ہوتا ہے (ہائی اسکول پاس کرنا یا ۱۲ ویں جماعت مکمل کرنا)

اسکول کے بعد طلبہ کام شروع کر سکتے ہیں یا کالجوں میں یا پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ کالج پرائیویٹ ہوتے ہیں یا ریاستی امداد سے چلتے ہیں۔ محض معدودے چند وفاقی فنڈ سے چلتے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور وہ ہیں جن کا تعلق فوجی تعلیم سے ہے۔ جہاں فوج کی مختلف شاخوں کے افسروں کو تعلیم دی جاتی ہے۔ مقامی تعلیمی نظام کے کیونٹی کالج ہیں جہاں دوسرے اسکولوں کی بہ نسبت بہت کم صرفے سے کالج کی ڈگری تک تعلیم دی جاتی ہے اور اکثر وہاں تدریس کے اوقات چکدار ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے طلبہ کورس کے کلاسوں میں شرکت کا موقع ہوتا ہے جو کہ ان طلبہ کے لیے کلیدی حیثیت رکھتے ہیں جو پورے دن کام کرنا چاہتے ہیں یا جن پر فیملی کی ذمہ داریاں ہیں۔

ہر ریاست میں ایک پبلک یونیورسٹی سسٹم ہوتا ہے جو ہمیشہ بلا کسی نفع کے کام کرتا ہے امریکہ میں کالج کی تعلیم بڑی مہنگی ہے۔ پبلک یونیورسٹی میں ایک سال کی ڈیوٹی فیس ۱۳ ہزار ڈالر تک ہو سکتی ہے۔ کسی پرائیویٹ یونیورسٹی میں یا طالب علم کی وطنی ریاست کے باہر اس کا دو گنا یا تین گنا خرچ آ سکتا ہے۔ اور گریجویٹ تعلیم تو عام طور سے اس سے بھی زیادہ مہنگی ہوتی ہے۔ چنانچہ بہترے اسکول اپنے کیپس کی طرف طلبہ کو راغب

سے ہی نمایاں تھے۔ مختلف علاقوں میں مختلف طریقہ کار تھے جو ان کی ضرورتوں اور شہریوں کی خواہش پر مبنی تھے۔ مثال کے طور پر بوسٹن، نیویارک اور باقی ماندہ نیوا انگلینڈ جیسے صنعتی علاقوں میں لوگ اپنے بچوں کی باضابطہ تعلیم کو ضروری خیال کرتے تھے، اس لیے انھوں نے اس کو اپنے دستور میں درج کر دیا۔ جنوبی اور مغربی ریاستیں زیادہ تر دیہی اور زرعی تھیں، اس لیے انھوں نے اس کی ضرورت نہیں محسوس کی چنانچہ ان میں سے بہتری ریاستوں نے بہت بعد میں باضابطہ تعلیم کو اپنے آئین میں شامل کیا، لیکن آج سارے علاقے سارے طلبہ کے لیے بہترین تعلیم کو اولین اہمیت دیتے ہیں۔

امریکہ میں کسی بچے کی تعلیم کا مثالی طریقہ کیا ہے؟

بیشتر بچے اپنی باضابطہ تعلیم پری اسکول سے شروع کرتے ہیں، لیکن یہ نہ تو لازمی ہے نہ اس کے لیے عام طور سے سرمایہ فراہم کیا جاتا ہے۔ ایک بہت بڑا وفاقی پروگرام ہیڈ اسٹارٹ کہلاتا ہے جو اقتصادی طور پر کمزور طلبہ کے لیے فنڈ اور پری اسکول کی سہولت فراہم کرتا ہے تاکہ ہر عمر کے بچوں کی تعلیمی ترقی میں مدد کی جائے۔ عام طور سے پبلی سے آٹھویں جماعت تک (یا ۱۳ سال کی عمر تک) پبلک اسکول میں تعلیم لازمی ہوتی ہے۔ چونکہ ان اسکولوں کو ٹیکسوں کے ذریعہ مالی امداد ملتی ہے، اس لیے وہاں تعلیم پر کوئی خرچ نہیں آتا سکتا ہیں بھی مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ اگر والدین چاہیں اور بعض بنیادی شرائط پوری کر سکیں تو وہ اپنے بچوں کو گھر ہی پر تعلیم

تعلیم سے متعلق امریکہ کے امکانی صدارتی امیدواروں کے خیالات

بارک اوباما

اوباما کا کہنا ہے کہ وہ "کوئی بچہ پیچھے نہ رہ جائے" پروگرام کیلئے فنڈ میں اضافہ کریں گے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ "ریاستی اور سائنس کی تعلیم کو ترقی بخانا ضروری ہے۔ وہ ان مضامین کے اساتذہ کی تقرری میں اضافہ کریں گے۔ اچھے اساتذہ کی تقرری کیلئے اوباما نے کالج میں پڑھنے والے طلبہ کو ۳ سال کی اسکالرشپ فراہم کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ اس میں ایک یہ شرط بھی شامل ہوگی کہ وہ طلبہ کالج سے فارغ ہونے کے بعد کم از کم ۳ سال مصلحتی ضرور کریں۔ انہوں نے کالج جانے والوں کو ۳۰۰۰ ڈالر ٹیکس کریڈٹ دینے پر عملدرآمد کا بھی وعدہ کیا ہے۔

جان میک کین

میک کین کا کہنا ہے کہ اسکولوں کو بہترین اساتذہ کی خدمات حاصل کرنے کیلئے مقابلہ کرنا چاہئے وہ کہہ سکتے ہیں۔ اور ایسے اساتذہ کو انعام سے نوازنا چاہئے جن کے شاگرد بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ میک کین اس کے پرزور حامی ہیں کہ طلبہ کو بہترین تعلیم حاصل کرنے کیلئے پبلک اسکول بدلنے کی آزادی ملنی چاہئے۔ اسی کے ساتھ والدین کو لازمی طور پر ایسے تمام وفاقی سہارے ملنے چاہئیں جن کی مدد سے وہ اپنے بچے اور ان سے وابستہ ڈالرز کا کام پبلک اسکولوں سے نکال کر بہتر اسکول میں لائیں۔

ہلیری کلنٹن

صدر ہلیری کلنٹن نے کہا ہے کہ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کیلئے فنڈ کا سبب بھانڈا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ اساتذہ کی تعداد بڑھائیں گی اور تعلیمی بچوں کی تعلیم اجسوری چھوڑ کر ہائی اسکولوں سے نکل جانے کی شرح کم کریں گی۔ انہوں نے اہلی تعلیم تک مدرس کیلئے کالج جانے والوں کو ۳۰۰۰ ڈالر ٹیکس کریڈٹ فراہم کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ امداد والوں کو اگر طلبہ فارغ ہونے کے بعد ایک سال تک امریکی گورنر پروگرام میں رضا کارانہ طور پر کام کرنے کا وعدہ کریں تو وہ ان کی اسکالرشپ میں اضافہ بھی کر سکتی ہیں۔